



سوال

بیع قرض جائز نہیں مگر۔۔۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے ایک دینی بھائی (حسن - م) نے مجھے دو ہزار تونسوی دینار قرض دیے اور اس سلسلہ میں ہم نے جو تحریر لکھی اس میں اس رقم کو جرمن کرنسی میں لکھا۔ قرض کی مدت۔۔۔ ایک سال۔۔۔ گزرنے کے بعد جرمن کرنسی کی قیمت بڑھ گئی جس کی وجہ سے مجھے قرض لی ہوئی رقم سے تین سو دینار زیادہ دینا پڑے، تو کیا مجھے قرض دینے والے کے لیے یہ زیادہ رقم لینا جائز ہے یا یہ سود شمار ہوگا؟ خصوصاً جب کہ قرض دہندہ کی خواہش یہی ہے کہ اسے جرمن کرنسی میں قرض ادا کیا جائے تاکہ وہ جرمن سے گاڑی خرید سکے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرض دہندہ (حسن - م) کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اس رقم جو اس نے قرض دی ہے یعنی دو ہزار تونسوی دینار سے زیادہ وصول کرے، ہاں البتہ اگر آپ اجازت دے دیں تو پھر کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(ان خیاراتناں احسنم قننا)، (صحیح مسلم المساقاة باب جواز اقتراض البھوان الخ: 1600)

"بے شک بہترین لوگ وہ ہیں جو قرض ادا کرنے میں لچھے ہوں۔"

صحیح بخاری میں یہ روایت ان الفاظ سے ہے:

(ان من خیاراتناں احسنم قننا)، (صحیح البخاری الاستراض باب لی یطعی اکبر من سنہ: 2392)

"لچھے لوگوں میں سے وہ بھی ہیں جو قرض ادا کرنے میں لچھے ہوں۔"

مذکورہ معاہدہ پر عمل نہیں ہوگا اور نہ اس سے کچھ لازم آتا ہے کیونکہ یہ ایک غیر شرعی معاہدہ ہے۔ نصوص شرعیہ سے یہ ثابت ہے کہ قرض کی بیع جائز نہیں الا یہ کہ قرض ادا کرتے وقت اتنی رقم ہی ادا کی جائے جتنی کہ بطور قرض لی گئی تھی۔ ہاں البتہ اگر مقروض ازراہ احسان کچھ زائد ادا کرنا چاہے تو وہ ادا کر سکتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

حداماعندی واللہ اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

فتاویٰ اسلامیہ

ج 2 ص 537

محدث فتویٰ